التبیان فی مسائل السلوك والاحسان

المعروف به

دلائل السّلوک

افادات

شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ حضرت العلام مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ تالیفات اویسیہ ○ مرشد آباد ○ (ضلع میانوالی)

بار اول ـــــــ 1992ء

تعداد ـــــــ ایک ہزار

ھدیہ ـــــــ [illegible] روپے

مطبوعہ ـــــــ

ناشر ـــــــ ادارہ تالیفات اویسیہ، مرشد آباد

(ضلع میانوالی)

اور حقیقت ایمان یہ ہے کہ مومن کا قلب اس قدر منور ہو جائے اس کی روشنی میں عرش باری تعالےٰ جہاں سے امر نازل ہوتا ہے نظر آ جائے' امور برزخ' اور جنت و دوزخ نظر آ جائیں' اسی کا نام کشف ہے' اور یہی حقیقت ایمان کی دلیل ہے۔

سوال: جب دیگر صحابہ کرامؓ سے ایسے واقعات منقول نہیں تو کیا ان پر اعتراض وارد ہو گا۔

الجواب: ہر صحابیؓ سے عدم نقل اور چیز ہے اور عدم کشف اور چیز ہے۔ عدم نقل سے عدم وجود کہاں ثابت ہوا۔ صحابہ کرامؓ کے انکشاف فرداً فرداً اتنے ہیں کہ شمار میں نہیں آ سکتے ۔ذخیرہ احادیث ان سے بھرا پڑا ہے۔ چند مثالیں جو ہم نقل کر چکے ہیں ان سے استیعاب مقصود نہیں۔ بلکہ یہ تو نمونہ از خروارے ہیں' گزشتہ باب کا خلاصہ یہ ہے کہ کشف و الہام وحی باطنی ہے اور کمالات نبوتؐ سے ہے' اور نائب و خلیفہ نبوت ہے' انقطاع نبوت اور انقطاع وحی شرعی کے بعد یہ دلائل میں داخل ہے' یہ باطنی دولت انبیاء کا حصہ ہے جو بطور وارثت انبیاء کی حقیقی اولاد یعنی متبعین کو ملتی ہے' اور یہ کشف والہام بدکاروں کو نہیں حاصل ہوتا' بلکہ خواص کو ہوتا ہے' جن کے دل حقیقت ایمان سے منور ہو چکے ہیں۔

یہ بحث قدرے طویل ہو گئی ہے' دراصل بات یہ ہے کہ جب ہمارے بعض نئے رفقائے حلقہ سے کشف قبور کے متعلق اظہار ہوتا ہے تو بات ذرا آگے چلتی ہے۔ نور بصیرت سے محروم مولوی نما لوگ جب سنتے ہیں تو چیں بہ جبیں ہوتے ہیں اور جھوٹے مدعیان ولایت و خلافت و سجادگی جو اعلیٰ حضرت خلیفہ مجاز' پیر طریقت' راز دان شریعت' قطب الاقطاب اور نہ جانے کیا کیا بنے بیٹھے ہیں۔ جب یہ باتیں سنتے ہیں تو دل ہی دل میں اپنی تہی دامنی پر نادم ہوتے ہیں' مگر اپنا جھوٹا وقار قائم رکھنے کے لئے بھانت

بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ نسلاً بعد نسل یہ کمالات تو ہمارے نام رجسٹری ہو چکے ہیں' مگر رحمت الٰہی کو ایک خاص خاندان میں محدود کر دینے کی آخر کوئی دلیل؟ کوئی کہتا ہے کہ میاں کشف والہام کوئی چیز نہیں' اصل چیز تو رضائے الٰہی کا حصول ہے' درست! مگر شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ کشف والہام رضائے الٰہی کا ثمرہ ہی تو ہیں۔ جن پر اللہ ناراض ہو' بھلا انہیں یہ انعام کیونکر عطا فرمائے گا۔کوئی حسد کی آگ ذرا علمی رنگ میں اگلتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کشف ظنی چیز ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں' بجا' مگر یہ بھی تو فرمایئے کہ کیا کتب فقہ میں مذکور تمام مسائل قطعیہ ہی ہیں' کیا ذخیرا احادیث کی تمام حدیثیں متواتر اور قطعی ہیں کیا وتر' سنت' نفل کی تعین نصوص قطعیہ سے ثابت ہے؟ اگر محض ظنی ہونے کے احتمال پر کشف کی کوئی اہمیت نہیں تو فقہ اسلامی سے کیا سلوک کریں گے؟ کوئی یہ کہتا ہے کہ اس میں غلطی کا احتمال ہے' اس کا جواب دیا جا چکا ہے کہ دین نقل ہے اور نقل خبر ہے اور خبر میں احتمال صدق و کزب دونوں کا ہے۔تو پھر کیا اس احتمال پر پورے دین کو چھوڑ دینا چاہیے۔کوئی کہتا ہے کہ کشف والہام کوئی حجت شرعی نہیں' اس کا تفصیلی جواب گزر چکا ہے' مختصر یہ ہے کہ اس کے انکار سے متواترات کا انکار لازم آتا ہے' کوئی کہتا ہے کہ کشف تو کافر کو بھی ہو جاتا ہے' یہ محض فریب ہے' جس گروہ کے لئے اللہ تعالےٰ کا فیصلہ یہ ہو کہ **لاتفتح لھم ابواب السماء** اسے کشف ہو سکتا ہے؟ وہ جنت دوزخ دیکھ سکتا ہے' ملائکہ اور انبیاء کے ارواح سے ملاقات کر سکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ اگر کافر کو کشف ہو جائے تو لازماً اپنے پیشواؤں اور آباء واجداد کو دوزخ میں جلتا ہوا دیکھ لے گا تو کیا پھر بھی کفر پر قائم رہ سکتا ہے' اور اہل ایمان کو جنت میں دیکھ کر کفر پر ہی اڑا رہے گا؟ کافر کا عقیدہ

دنیوی تکلیف ہوئی' دینی عقاب لاحق نہ ہوا یعنی موجب وجوب نہیں۔

اس طرح حضرت مریم علیہا السلام کو پانچ طرح کا الہامی خطاب ہوا:۔

ا:و کفلها زکریا:تا:قال یمریم انی لک هذا یہ خطاب تربیت جسمانی کے لئے ہے۔

۲ :و اذقالت المائکة:تا:و اصطفک علی نساء العلمین :یہ خطاب تربیت روحانی کے لئے ہے۔

۳:یمریم اقنتی لربک:وار کعی مع الرکعین: یہ خطاب تکلیف شرعی کا ہے۔

۴ :اذقالت الملائکة تا و من المقربین ۔اس خطاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہے۔

۵ : فنادها من تحتها :فلم اکلم الیوم انسیا.

یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد تسلی کے لئے ہے'ان میں چار خطاب ملائکہ کی طرف سے ہیں جو مامور من اللہ تھے۔

فوائد:ا: ملائکہ کا انسان سے کلام کرنا ثابت ہوا۔

۲:حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ بیان کر کے بتایا کہ انبیاء علیہم السلام کے متبعین کو یہ کمالات بطور میراث ملتے ہیں تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع بن جاؤ۔ تمہیں یہ کمالات پہلے انبیاء علیہم السلام کے متبعین سے بڑھ کر ملیں گے۔

۳: جو اللہ کا ہو رہے' اللہ اس کا ہو رہتا ہے الیس الله یکاف عبده حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کو غیروں سے بچایا۔غیبی رزق دیا عزت بچائی۔تم بھی اس کے ہو رہو سب کچھ ملے گا و یرزقه من حیث لا یحتسب سے مزید تاکید فرمادی۔

۴: بتایا کہ میں اپنے بندوں کی امداد کے لئے بڑی بڑی ہستیوں کو مقرر کرتا ہوں۔ دیکھا

حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت ایک نبی علیہ السلام کو سونپی اور ملائکہ میں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو مقرر کیا۔

۵: جبریل علیہ السلام ولی اللہ کے پاس آسکتے ہیں' صرف وحی شرعی اور وحی احکامی کا سلسلہ ختم ہوا' کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے۔

۶: حضرت مریم علیہا السلام کو کشف والہام کے ذریعے ہدایات دی گئیں۔

۷: حضرت مریم علیہا السلام نے ان ہدایات پر عمل کیا۔

پس ثابت ہو گیا کہ کشف والہام موجب علم بھی ہے اور قابل عمل بھی۔ اولیاء اللہ کی شان میں جو احادیث متعلقہ باب میں بیان کی گئی ہیں' اور جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیھم السلام قیامت کے دن اولیاء اللہ پر غبطہ کریں گے۔ ان احادیث کی آیات سے مطابقت ثابت ہوتی ہے' مثلاً حضرت زکریا علیہ السلام نبی نے حضرت مریم علیھا السلام کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر غبطہ کیا اور طالب اولاد ہوئے' اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے بھی غبطہ ثابت ہوتا ہے۔

ظن غالب یہ ہے کہ گزشتہ شریعتوں میں یہ اصول تھا کہ جو کشف والہام کسی صحیح متبع انبیاء کو ہو اور وہ عام قانون کے خلاف ہو تو وہ کشف اس قانون کا مخصص ہو گا۔ مثلاً قانون یہ تھا کہ نابالغ بچہ کو خواہ کافر ہو قتل نہ کیا جائے مگر کسی مخفی علت کے تحت حضرت خضر علیہ السلام نے کافر بچہ کو قتل کر دیا تو یہ خلاف قانون نہ ٹھہرا بلکہ اس قانون کا مخصص قرار پایا۔ **واللہ اعلم بالصواب**

خلاصہ:' کشف والہام اولیاء اللہ کے لئے خاص ہیں' نائب وحی ہیں۔ آسمانی علوم کا